ڈاکٹر عالیہ امام
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اُردو
گورنمنٹ پو &/ یجو$ کالج (خواتین)
سمن آباد، لاہور

ڈاکٹر محمد صادق بحیثیت مر$

Dr. Muhammad Sadiq is a well-known writer. He got first Ph.D. degree in Urdu Literature from Punjab University in 1939.
He did eminent work in Urdu Literature by writing a book on "A History of Urdu Literature" and got international fame. Dr. Sadiq was a educationist and teacher. He edited several books both in English and Urdu. These rare books describe Dr. Sadiq's point of view about Literature and Language.
This article explores the hidden dimension of Dr. Sadiq's work as a Murattib (text editor). The brief introduction of these valuable books is remarkable.

ڈاکٹر محمد صادق کا* م قارM ادب کے لیے معروف ہے۔ ڈاکٹر محمد صادق کو پنجاب یونیورسٹی سے اردو ادب میں اوّلین سند* فتہ محقق ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ ڈاکٹر صادق نے انگر ی ز ن میں اپنا مقالہ "Maulvi Muhammad Hussain Azad : His Life, Works and Influence" ۱۹۳۹ء میں مکمل کیا۔ اس مقالے پر انہیں پی ایچ۔ ڈی کی سند» ہوئی تھی۔ اس مقالے کا معیار عمدہ ہے۔ ڈاکٹر محمد صادق ایسے* پ کستانی اد$ ہیں جنہوں نے پہلی مرتبہ اردو ادب کی* ریخ انگر ی ز ن میں لکھی۔ ان کی کتاب "A History of Urdu Literature" آکسفورڈ یونیورسٹی پ یس سے ۱۹۶۴ء میں چھپی اور بین الاقوامی شہرت حاصل کی۔ ڈاکٹر محمد صادق نے انگر ی خوان طبقے سے اردو ادب کو متعارف کروانے میں ں ی ں کردار ادا کیا۔

ڈاکٹر محمد صادق کثیر الجہات آدمی تھے۔ وہ محقق، ادبی مؤرخ اور Õ د تھے۔ اس کے علاوہ اچھے مترجم اور مر$ بھی تھے۔ ڈاکٹر محمد صادق شعبۂ+ ریس سے منسلک تھے اس لیے انہوں نے « بی ضرو* ت کی تکمیل کے لیے کچھ کتابیں مر$ کیں۔ اس کے علاوہ بھی چند کتابوں پ مقدمے تحر یکے۔ یہ کتابیں ڈاکٹر محمد صادق کی- جہات کا تعین کرنے میں مددگا* $ ہوتی ہیں کہ وہ ادب اور* ن کی- وتج کن کن خطوط پ چاہتے تھے۔ ان کتابوں پ لکھے گئے مختصر و طویل پیش لفظ اور مقدمے ڈاکٹر محمد صادق کے ادبی نقطہ ہائےÃ کی عکاسی کرتے ہیں۔ یہ کتابیں اب** یب ہو چکی ہیں اور بہت سے لوگ ان کے* موں سے بھی واقف نہیں

ہیں۔ڈاکٹر محمد صادق کی مر$ کردہ ان کتابوں کو مختصراً دیکھتے ہیں۔

1- New Lamps For Old OR A Book of General Knowledge:

یہ کتاب ڈاکٹر محمد صادق نے àک کے طلبا کے لیے M دی تھی۔یہ ویسٹ* پ ک ò کمپنی سے ۱۹۵۶ء میں چھپی تھی۔اس کی دوسری اشا (۱۹۵۸ء میں ہوئی۔اس کتاب کے کُل ۱۶۱ صفحات ہیں اور اس میں اکیس روزہ (۲۱) تعلیمی اسباق کا منصوبہ پیش کیا H ہے۔ص ۱۵۲۔۱۵۷ آزما < سوالات ہیں جن کا مقصد یہ ہے کہ طلبا حاصل کردہ معلومات کا اعادہ کر سکیں۔ ص ۱۵۸۔۱۶۱ مشکل الفاظ کے معنی "Glossary" میں دیے گئے ہیں* کہ طا) علم اس کی مدد سے متن کی تفہیم بآسانی کر سکیں۔

ڈاکٹر محمد صادق نے "Preface" میں اپنے ان مقاصد کا ذکر کیا ہے جو کتاب کی M کے وقت پیشِ Ã تھے:

> "The little book has a twofold object. Its primary object is to serve as a text-book of english for matriculation students. But it is also aims at giving our boys and girls a broader outlook, by explaining to them some of the more important aspects of Modern Civilization." (1)

ڈاکٹر محمد صادق یہ بھی وضا # کرتے ہیں کہ طلبا کی سہو } کے لیے سادہ ز.ن اور دل چسپ + ازِ بیان اختیار کیا H ہے *۔ کہ طلبا معلومات بھی حاصل کر لیں اور متن کو بوجھل اور ثقیل نہ سمجھیں۔اس کتاب کے تقریباً ہر سبق میں موجود تصاو یطلبا کی دل چسپی .ڈھانے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

2- An Anthology of English Prose:

یہ کتاب آکسفورڈ یونیورسٹی پ. لیس سے ۱۹۶۳ء میں چھپی تھی۔اس میں* .رہ (۱۲) مضامین شامل کیے گئے ہیں۔اس کے آغاز "Foreward" میں ڈاکٹر محمد صادق کتاب کی M کا مقصد یہ بیان کرتے ہیں کہ اب ہم انگر:ی+ رلیس کے ا- نئے دور میں داخل ہو چکے ہیں پہلے انگر:ی ادب کی+ رلیس C دی مقصد تھا۔اب یہ*.ت ز دہ اہم ہے کہ طا) علم روزمرہ ز.ن کو سیکھے اور اس کے استعمال میں مہارت حاصل کرے۔اب آرا < اسلوب کی بجائے سادہ اسلوب وقت کی اہم ضرورت ہے اور اس کتاب میں سادہ اور. اِرا & اسلوب کے نمونے ہی شامل کیے گئے ہیں۔ڈاکٹر محمد صادق لکھتے ہیں:

> "The present anthology consists of simple, direct, matter of simple language, in effect demands more ......fact prose, self-discipline, both in its reading and in its writing. But this is the language that the student of english should struggle

In other words, he learns the meaning of the ......acquire language he is using. Language without meaning, without a relationship with facts, is useless for the purpose for which the student requires it." (2)

3- An Anthology of Modern English Poetry:

ڈاکٹر محمد صادق نے انگریزی Ž کی طرح انگریزی شاعری کا انتخاب بھی مر$ کیا۔ یہ کتاب آکسفورڈ یونیورسٹی پریس کراچی سے ۱۹۶۵ء میں شائع ہوئی تھی۔ اس کے ا یک سو چورانوے (۱۹۴) صفحات ہیں۔ اس کتاب کے آٹھ حصّے ہیں اور ہر حصّے میں منظومات کی تعداد مختلف ہے مثلاً پہلا حصہ "Birds and Animals" آٹھ نظموں پر مشتمل ہے اور چوتھے حصّے "War" میں صرف تین (۳) نظمیں شامل کی گئی ہیں۔ اس کتاب میں قدیم و + شعرا کا اچھا انتخاب پیش کیا H ہے اور % میں شعرا کا اشاریہ (Index) * H ہے۔

ڈاکٹر محمد صادق نے درس + ریس میں عمر بسر کی۔ وہ طلبا کے تعلیمی مسائل سے بخوبی آگاہ تھے اور انہیں سادہ و آسان * ن سکھانے کے حامی تھے۔ ان کی رائے یہ تھی کہ روزمرہ کی * ن سیکھنا اور استعمال کر* طا) علموں کے لیے بہتر ہے۔ ان کے نقطۂ Ã کی وضا # اس اقتباس سے ہوتی ہے:

"The only sure way to success is to adjust means to ends, and if our object is to get a working knowledge of everyday English we will find animals farm more rewarding than Macbeth or Paradise Lost." (3)

ڈاکٹر محمد صادق نے طا) علموں کی ذہنی سطح کو مدّ Ã رکھ کر شاعری کا انتخاب کیا اور اساطیری نظموں کی بجائے آسان متن والی نظموں کو کتاب میں شامل کیا۔ وہ وضا # کرتے ہیں:

"It will be noted that almost all the poems selected are free from excessive imagination. Their language is close to prose and in many cases quite colloquial." (4)

4- Evergreen Stories:

ڈاکٹر محمد صادق کی مر$ کردہ یہ کتاب مکتبۃ المعارف لاہور سے شائع ہوئی تھی۔ اس پ سنہ+ ارد ہے۔ اس کے دوسو دو (۲۰۲) صفحات ہیں اور یاH رہ کہانیوں پ مشتمل ہے۔ ڈاکٹر محمد صادق نے اس کے تعارف "Introduction" میں مختصر کہانیوں کے وجود میں آنے اور مقبولیت حاصل کرنے پ اظہارِ خیال کیا ہے۔

ڈاکٹر محمد صادق لکھتے ہیں کہ انیسویں صدی کے نصف% میں مختصر کہانیوں کو اہمیت ملی۔ کہانی g کا شوق حضرت Kا ن کو زمانہ قدیم سے رہا ہے۔ مصر اور چین میں کہانیوں کی موجودگی کے سراغ کئی ہزار سال قبل ملتے ہیں۔ مغرب میں چاسر، لائل، سکاٹ وغیرہ نے مختصر کہانیوں کو مقبول بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ امریکی اد$ +/ ایلن پو کی عمدہ تکنیک نے مختصر افسانے کی مقبولیت میں اضافہ کیا۔ ڈاکٹر صادق، +/ ایلن پو کے فن کو سراہتے ہوئے رقم طراز ہیں:

> "Poe was the first writer to evolve the technique of building the single intense impression which is the essence of this particular art form. He maintains an evenness of attitude and tone, and a consistent flavour of style, and tells his story with an economy and power which place him in the first rank of short story writers of all times." (5)

یہ کتاب ڈاکٹر محمد صادق کے ادبی ذوق کی وضا # کرتی ہے اس کے ''تعارف'' میں وہ مختصر افسانے کی مقبولیت کے اسباب اور فن پ تبصرہ کرتے ہیں کہ مختصر افسانے کا کینوس* ول کی نسبت بہت محدود ہو* ہے اور ز+ گی کے کسی ا- پہلو کو متا* کن # از میں قاری کے سامنے پیش کر* ہے۔ مختصر افسانہ *. تی مسائل کو بیان کر* ہے اور ان مسائل کا حل تلاش کرنے میں قاری کی مدد کر* ہے۔ اس حوالے سے وہ لکھتے ہیں:

> "So the short story is an independent, indivisible and complete pattern of emotional motivation. Unity of impression, in a localised sense, is the sole determining The story writer builds up ......factor of the short story emotional tension as effectively as possible and then resolves it in surprise, giving the reader a complete and adequat experience." (6)

5- Seven One Acts:

ڈاکٹر محمد صادق نے اس میں سات (۷) یک بابی ڈرامے شامل کیے ہیں۔ یہ کتاب کیکسٹن پریس ہاؤس لاہور سے چھپی تھی۔ اس پر سنہ اشاعت درج ہے۔ اس کے ایک سو چھیانوے (۱۹۶) صفحات ہیں اور اس کی ابتدا میں ڈاکٹر صادق نے ''تعارف'' لکھا ہے۔

یہ ''تعارف'' ڈاکٹر محمد صادق کے ادبی خیالات اور ترجیحات کی عکاسی کرتا ہے۔ ابتدا میں یک بابی ڈرامے کے آغاز کے اسباب بیان کیے گئے ہیں کہ تیز رفتار زندگی نے ان ڈراموں کو مقبول بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ لوگ ایسا ادب چاہتے تھے جو کم وقت میں انہیں مسرت و حظ فراہم کر سکے۔ یک بابی ڈراما زندگی کے کسی ایک پہلو کی عکاسی کرتا ہے اور اختصار اور معروضیت اس کی نمایاں خصوصیات ہیں۔ ڈرامے کا پلاٹ تین حصوں میں منقسم ہوتا ہے پہلا حصہ آغاز ہے جس میں مصنف فوراً اصل کہانی سے قاری کو متعارف کروا دیتا ہے۔ ڈرامے کا دوسرا حصہ نسبتاً زیادہ اہم ہوتا ہے جس میں کہانی نقطۂ عروج یعنی crisis کی طرف بڑھتی ہے اور قاری کا تجسس بھی عروج پر پہنچ جاتا ہے۔ ڈاکٹر صادق لکھتے ہیں:

The Middle or Crisis

> This portion, is the play. It is why the play was ever conceived and written down, it is the justification for the completed work of art. Here the situation is concreted, and seen in its full development." (7)

اس حصے کے بعد ڈراما نگار مختصر الفاظ میں اپنی کہانی مکمل کر دیتا ہے اور یہی اختصار مختصر ڈرامے کی جان ہے۔

۶۔ ذخیرۂ ادب:

ڈاکٹر محمد صادق نے چند اردو کتب بھی مرتب کیں۔ ان کی ایک مرتبہ کتاب ''ذخیرۂ ادب'' ہے۔ یہ کتاب ڈاکٹر محمد صادق نے بی۔ اے کے لازمی نصاب اردو کے لیے سید عابد علی عابد کے ساتھ مل کر ترتیب دی تھی۔ یہ پنجاب یونیورسٹی پریس سے ۱۹۶۰ء میں شائع ہوئی۔ اس کے تین سو چوراسی صفحات (۳۸۴) تھے اور اس کے آٹھ حصے بنائے گئے تھے۔

''ذخیرۂ ادب'' میں شاعری کا مفصل انتخاب پیش کیا گیا ہے اور ایسے کلام کو ترجیح دی گئی ہے جو ظاہری و معنوی دونوں خوبیوں کا حامل ہو۔ مؤلفین نے جمالیاتی پہلو کو فوقیت دی ہے۔ ڈاکٹر محمد صادق نے غزل، مثنوی، قصیدہ، مخمس اور مراثی کا حصہ ترتیب دیا ہے۔ وہ اپنی ترجیحات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ''اس انتخاب کا واحد مقصد حظ آفرینی نہیں، بلکہ طلبہ اور طالبات کو اردو شاعری کے ارتقا اور اس کی مختلف اصناف کی خصوصیات سے آگاہ کرنا بھی ہے۔ چنانچہ آپ دیکھیں گے کہ یہ انتخاب بیشتر اصنافِ سخن پر

حاوی ہے۔ممکن ہے کہ افتادِ طبع ۔ M کی بنا پر آپ کسی ای ۔ صنف سے لطف # وز نہ ہوسکیں لیکن
حصولِ علم کے لیے شاعری کا یہ ارتقائی پہلو اتنا ہی وقیع ہے جتنا کہ جمالیاتی۔'' (۸)

ڈاکٹر محمد صادق نے اردو کی مختلف اصنافِ سخن مثلاً غزل، قصیدہ، مثنوی وغیرہ کا متن نہ صرف شامل کیا بلکہ ان پر مختصر تعارفی نوٹ بھی لکھے کہ طا) علم ان اصناف کی ہیئت اور معنوی خصوصیات سے واقف ہوسکیں۔

''ریاضِ ادب'' کی ضخامت درسی کتاب کے لحاظ سے بہت زیادہ تھی۔اس بنا پر اسے بعد میں مختصر کر دیا H اور ۔ # ''ریاضِ ادب'' کا دوسرا Ã نی شدہ c ۱۹۶۵ء میں سامنے آیا تو اس کی ضخامت گھٹ کر ۱۱۹ صفحات رہ گئی تھی۔ ہر حصے کے متون بہت مختصر کر دیے گئے اور کتاب « بی ضرورت اور تقاضوں کے مطابق جامعیت اور اختصار کی حامل ہوگئی۔

۷۔سخن دانِ فارس:

ڈاکٹر محمد صادق نے مولانا محمد حسین آزاد کی کتاب ''سخن دانِ فارس'' کو مرتب کیا۔ یہ کتاب جون ۱۹۹۰ء میں مجلس ترقی ادب سے شائع ہوئی تھی۔ اس پر ڈاکٹر محمد صادق نے بیس صفحات پر مشتمل ''پیش لفظ'' بھی تحریر کیا۔ اس کے چار سو تینتالیس (۴۴۳) صفحات ہیں۔

ڈاکٹر محمد صادق نے کتاب میں موجود H رہ لیکچرز پر تحقیق کی ہے کہ آزاد کو ان کا مواد کہاں سے حاصل ہوا۔ ڈاکٹر محمد صادق نے انکشاف کیا ہے کہ یہ کتاب مولانا آزاد کے سفرِ ایران کی روداد نہیں جیسا کہ آزاد نے خود دعویٰ کیا تھا۔''سخن دانِ فارس'' کا بہت سا حصہ مالکم صا # کی سیرِ ایران سے ا: کیا H ہے۔ آزاد وسط ایشیا کے خفیہ مشن پر بھیجے گئے تھے اسے چھپانے کے لیے انہوں نے اپنے سفر کو ایران سے منسوب کر دیا۔ علاوہ ازیں ڈاکٹر صادق نے آزاد کے اسلوب پر عمدہ تبصرہ بھی کیا ہے کہ ان کی Ž شاعری کا سا لطف ر b ہے لیکن تخیل کی بے جا ر۔ آمیزی آزاد کے اسلوب کا عیب ہے، خوبی ہر گز نہیں ہے۔اس حوالے سے ڈاکٹر محمد صادق اپنی رائے دیتے ہیں:

> ''سخن دانِ فارس کے . $ میری % ی رائے یہ ہے کہ بلحاظِ اسلوب اور مضامین یہ ای ۔ وقیع تخلیق ہے۔
> اس کے مطا) کی گہرائی اور گیرائی کے . وجود اس کی دلچسپی میں ذرا فرق نہیں آتا اور قاری بے تکان
> پڑھتے جاتا ہے۔ گو یہ وہ گہرے مضامین کی c نی نہیں بلکہ ای ۔ افسانہ ہے۔'' (۹)

۸۔ . ۔ خیال:

ڈاکٹر محمد صادق نے مولانا محمد حسین آزاد پر پی ایچ۔ڈی کا مقالہ لکھا تھا۔انہوں نے آزاد شناسی میں اہم کردار ادا کیا۔ڈاکٹر محمد صادق نے مولانا آزاد کی'' . ۔ خیال'' مرتب کی۔ یہ مجلس ترقی ادب لاہور سے چھپی تھی۔ اس کی اشا (سوم ۱۹۹۸ء ہمارے پیش Ã ہے۔

ڈاکٹر محمد صادق نے کتاب کے آغاز میں طویل مقدمہ لکھا جو صفحہ ۷۔۴۴ پر محیط ہے۔ یہ کتاب ڈاکٹر محمد صادق کی تحقیق کا ایک بیّن ثبوت ہے۔ انہوں نے & سے پہلے یہ انکشاف کیا تھا کہ اس کتاب کے تمام مضامین انگریزی سے ترجمہ کیے گئے ہیں۔ یہ تیرہ مضامین طبع زاد نہیں ہیں۔ ڈاکٹر محمد صادق نے انگریزی اور اردو مضامین کے اقتباسات ساتھ ساتھ دیے ہیں جن کے موازنے سے ڈاکٹر محمد صادق کی تحقیق کی تصدیق ہو جاتی ہے۔ ڈاکٹر محمد صادق نے آزاد کے حالاتِ زندگی بھی مختصراً بیان کیے ہیں اور ''نیرنگِ خیال'' میں ترجمے کی جو اقسام اختیار کی گئی ہیں ان پر رائے بھی دی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

> ''۔۔۔اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ آزاد کے تمام مضامین کو ترجمہ کہنا ہی درست ہوگا۔ عام طور پر آزاد اصل متن سے تجاوز نہیں کرتے اور اس کا محاورۃً آزاد ترجمہ کر دیتے ہیں۔ کہیں کہیں تصرفات اور اضافے بھی ملتے ہیں لیکن ان کی نوعیت محض تشریحی یا توضیحی ہے یا پھر زیبِ داستان کے لیے برمحل تفاصیل کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔'' (۱۰)

ڈاکٹر محمد صادق کی مرتبہ کتابوں کے مختصر جائزے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صادق طالب علموں کی ذہنی استعداد بڑھانے میں دلچسپی رکھتے تھے اور نصاب میں جدّت لانے کے خواہش مند تھے۔ وہ یہ چاہتے تھے کہ طلبا، لفظ اور معنی کے رشتے کو سمجھیں اور لفظوں کے صحیح انتخاب اور استعمال کا قرینہ سیکھیں۔ وہ سادہ اور رواں اسلوب کو قدیم آرائشی اسلوب پر فوقیت دیتے تھے۔ ان کی رائے تھی کہ نصاب ایسا ہونا چاہیے جو طلبا کے ذخیرہ الفاظ میں وسعت پیدا کرے۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے مختلف اصنافِ سخن جیسے منظوم ڈراما، قصیدہ، مثنوی وغیرہ کی ہیئت اور خصوصیات پر تبصرے بھی کیے تاکہ طلبا میں ان اصنافِ سخن کی صحیح تفہیم ممکن ہو سکے۔ ڈاکٹر محمد صادق ادب میں جمالیات کے قائل تھے اور ''نقدِ ادب'' کے انتخاب میں یہی جمالیاتی پسند جھلکتی ہے۔

ڈاکٹر محمد صادق نے مولانا محمد حسین آزاد کی کتابوں ''سخن دانِ فارس'' اور ''نیرنگِ خیال'' پر عمدہ مقدمے لکھے۔ جن میں تحقیق اور تنقید دونوں کا عمدہ امتزاج ملتا ہے۔ ڈاکٹر محمد صادق کا کمال یہ ہے کہ انہوں نے اردو ادب کے موضوع پر انگریزی زبان میں زیادہ کام کیا۔ یہ ان کی انفرادیت ہے شاید یہی وجہ ہے کہ ان کے کارنامے لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل رہے۔ ڈاکٹر محمد صادق ہمہ جہت شخصیت تھے اور انہوں نے بحیثیت مرتب عمدہ کتابیں ترتیب دیں۔ ان کی مرتبہ انگریزی اور اردو کتب ان کی ترجیحات کی نمائندگی کرتی ہیں اور ذوق کا اچھا انتخاب پیش کرتی ہیں۔ ڈاکٹر محمد صادق بحیثیت مرتب اپنی کاوش میں کامیاب نظر آتے ہیں۔

حوالہ جات

1- Muhammad Sadiq, Dr- New Lamps For Old or A Book of General Knowledge. Lahore: West Pak Publishing Co, 2nd edition, 1958, P iii

2- Muhammad Sadiq, Dr- An Anthology of English Prose. Lahore: Oxford University Press, 1963, P iii - iv

3- Muhammad Sadiq, Dr- An Anthology of Modern English Poetry. Karachi: Oxford University Press, 1965, P v

4- Ibid.

5- Muhammad Sadiq, Dr- Evergreen Stories. Lahore: Maktaba-Tul-Maarif, d.n, P vi

6- Ibid, P xv - xvi

7- Muhammad Sadiq, Dr- Seven One Acts. Lahore: The Caxton Book House, d.n, P xvi

۸۔ محمد صادق، ڈاکٹر، عا[illegible] علی عا[illegible]، سید (مر •)۔ [illegible] ضِ ادب۔ لاہور: پنجاب یونیورسٹی پریس، ۱۹۶۰ء، ابتدائیہ، ص دوم

۹۔ محمد صادق، ڈاکٹر (مر$)۔ سخن دانِ فارس (مصنف: آزاد، محمد حسین)۔ لاہور: مجلس [illegible] قی ادب، طبع اول جون ۱۹۹۰ء، ص ۱۰

۱۰۔ محمد صادق، ڈاکٹر (مر$)۔ [illegible] خیال (مصنف: آزاد، محمد حسین)۔ لاہور: مجلس [illegible] قی ادب، اشا [illegible] سوم ۱۹۹۸ء، ص ۱۰